صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات یکم دسمبر 2016ء

روزنامہ
FR-10
1913ء سے جاری شدہ

الفضل
The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

جمعرات یکم دسمبر 2016ء .... 1438 ہجری یکم فتح 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 273

ہر لمحہ پہلے سے بہتر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تجھے تیرے رب نے نہ چھوڑا ہے اور نہ نفرت کی ہے۔ اور یقیناً آخرت تیرے لئے (ہر) پہلی (حالت) سے بہتر ہے۔ اور تیرا رب ضرور تجھے عطا کرے گا۔ پس تو راضی ہو جائے گا۔ کیا اس نے تجھے یتیم نہیں پایا تھا؟ پس پناہ دی۔ اور تجھے تلاش میں سرگرداں (نہیں) پایا، پس ہدایت دی۔ اور تجھے ایک بڑے کنبہ والا (نہیں) پایا، پس غنی کر دیا۔ (الضحیٰ: 4 تا 9)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مقربان الٰہی کی ایک علامت یہ ہے کہ جب لوگ اپنی راہیں الگ الگ کر لیتے ہیں تب وہ بھیجے جاتے ہیں اور جو ان سے دشمنی اور کینہ رکھتے ہیں اللہ ان کا دشمن بن جاتا ہے۔ اور ان کو دھکے دیئے جاتے اور راندۂ درگاہِ الٰہی کر دیا جاتا ہے اور وہ کاٹے جاتے ہیں اور اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں تو ان کو بالکل نیست و نابود کر دیا جاتا ہے۔ اللہ اپنے اولیاء کے دلوں میں کشش رکھ دیتا ہے جس سے وہ لوگوں کو اپنی ذات میں سمو لیتے اور اپنی جانب کھینچ لیتے ہیں اور اگر لوگ ان کی اتباع نہ کریں تو پتھر اور ڈھیلے ان کی اتباع کریں گے اور ان کو انسان بنا دیا جائے گا، پس وہ حق کے لئے گواہی دیں گے۔

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے اللہ کے ساتھ ایسے مضبوط تعلقات ہوتے ہیں جن میں کوئی نیزہ، بھالا، شمشیر بُرّاں اور کوئی نشانے پر بیٹھنے والا تیر رخنہ نہیں ڈال سکتا۔ ان مقربین پر فرمانبرداری کی حالت میں موت آتی ہے۔

ان کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ ہر اس چیز سے جو انہیں عیب دار کرنے والی ہو اپنے نفس کے شرف کی وجہ سے بچتے ہیں اور وہ ہر اس چیز کا جو انہیں زینت بخشے احترام کرتے ہیں اور تمام داغدار کرنے والے اعمال سے دُور رہتے ہیں۔ ان کی نشانات سے تائید کی جاتی ہے اور آسمان اور زمین ان کی گواہیوں کے لئے ایستادہ ہو جاتے ہیں اور ان کی وفات پر روتے ہیں اور اس طرح ان کی عظمت و تکریم کی جاتی ہے۔

ان کی ایک علامت یہ ہے کہ اللہ ان کے گھروں، کپڑوں، پگڑیوں، قمیصوں، چادروں، ہونٹوں، ہاتھوں اور پیٹھوں میں اور اسی طرح ان کے جملہ اعضاءِ بدنی میں، ان کے بچے کھچے ٹکڑوں اور اس پانی میں جو ان کے پینے کے بعد بچ جاتا ہے برکت رکھ دیتا ہے اور ان کی کمزوری کے وقت اور اس وقت جب وہ گرے پڑے ہوں وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ ان کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ ان کے ترکش سے چلایا ہوا تیر کبھی خطا نہیں ہوتا۔ فقر انہیں نہیں چُھوتا۔ خدا خود اپنے ہاتھوں سے ان کی تھیلی میں مال ڈالتا ہے اور بڑھاپے میں ان کی بھرپور جوانی کی تکریم کو بڑھا کر ان کو عزت بخشتا ہے۔ ان میں ایک زبردست کشش پیدا کر دیتا ہے اور وہ خَلقِ کثیر کو ان کے حضور میں لاتا ہے اور جب ان سے کوئی سوال کیا جائے تو وہ ان کا جواب دینے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ ان کی مدد کرتا ہے تا وہ اس کی محبت کے ذریعے پہچانے جائیں اور تا (لوگوں کے) سینے ان کی محبت پانے کے لئے کھول دیئے جائیں۔ ان کا غضب خدا کے غضب کو بھڑکاتا ہے اور ان کا اضطراب اس کی رحمت کو جوش میں لاتا ہے۔ پس پاک ہے وہ جو اپنے ان بندوں کو رفعت عطا فرماتا ہے جو اس کی طرف تبتّل اختیار کرتے ہیں۔ (عربی سے ترجمہ)

احمدی ڈاکٹرز توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 دسمبر 2006ء کو خطبہ جمعہ میں احمدی ڈاکٹرز کو "تحریک وقف" فرماتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

"ڈاکٹروں کو بھی اپنے آپ کو وقف کرنا چاہئے چاہے تین سال کیلئے کریں چاہے پانچ سال کے لئے کریں۔ چاہے زندگی بھر کیلئے کریں۔ لیکن وقف کر کے آگے آنا چاہئے۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر لبیک کہنے کے خواہشمند تمام احمدی ڈاکٹروں کو فضل عمر ہسپتال ربوہ دعوت خدمت دیتا ہے۔ فضل عمر ہسپتال کو فوری طور پر مندرجہ ذیل شعبہ جات میں ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔

Emergency/Trauma Centre.
Paediatrics.
Medicine.
Gynaecology.
Surgery.
Eye/ENT.
Pathology.
Radiology.
Anaesthesia.

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت انسپکٹران

دفتر روزنامہ الفضل کو بیرون ربوہ دورہ جات کیلئے انسپکٹران کی ضرورت ہے۔ عمر 35 سے 40 سال اور تعلیم کم از کم ایف اے یا ایف ایس سی ہو۔ خواہشمند احمدی احباب جو خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں تعلیمی اسناد صدر صاحب یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق اور قومی شناختی کارڈ کی کاپی کے ساتھ بھجوا دیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مشعل راہ

مہمان نوازی کا وصف اور جماعت احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 23 جولائی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو وفود آتے تھے آپؐ ان کی مہمان نوازی کا فرض صحابہؓ کے سپرد کر دیتے۔ ایک مرتبہ قبیلہ عبدالقیس کے مسلمانوں کا وفد حاضر ہوا تو آپؐ نے انصار کو ان کی مہمان نوازی کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ انصار ان لوگوں کو لے گئے۔ صبح کے وقت وہ لوگ حاضر ہوئے تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ تمہارے میزبانوں نے تمہاری مدارات کیسی کی۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! بڑے اچھے لوگ ہیں ہمارے لئے نرم بستر بچھائے، عمدہ کھانے کھلائے اور پھر رات بھر کتاب و سنت کی تعلیم دیتے رہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 431)

الحمدللہ کہ ہمارے ہاں جماعت میں بھی یہ نظارے دیکھنے میں آتے ہیں اور یہ محض اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے حضرت اقدس مسیح موعود کو ماننے کی وجہ سے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ ربوہ میں بھی ہم نے یہی دیکھا بلکہ خود بھی اسی طرح کرتے رہے کہ مہمان جن سے کوئی خونی رشتہ بھی نہیں ہوتا بلکہ اکثر دفعہ سال کے سال ملاقات ہوتی ہے اور بعض دفعہ کئی سال کے بعد کیونکہ جماعتی نظام کے تحت جس کو جس گھر میں ٹھہرایا جائے اس نے وہیں ٹھہرنا ہوتا ہے اور اس لئے ضروری نہیں ہوتا کہ ہر مرتبہ ہر مہمان وہیں ٹھہرے، بعض دفعہ مہمان بدل بھی جاتے ہیں تو صرف اس لئے ان جلسے پہ آنے والے مہمانوں کو مہمان بنا کر گھروں میں رکھا جاتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے مہمان ہیں اور اسی لئے اپنے آرام کو ان کی خاطر قربان کیا جاتا ہے۔ مجھے امید ہے یہاں بھی آپ لوگ حضرت اقدس مسیح موعود کے مہمانوں کیلئے اسی طرح حوصلہ دکھاتے رہے ہیں اور انشاءاللہ دکھاتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ پہلے سے بھی بڑھ کر حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت کریں۔

اس دفعہ جب میں کینیڈا گیا ہوں تو بعض احمدی گھروں میں یہ دیکھ کر ربوہ کے جلسوں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی کہ گھر والے نیچے ایک کمرے میں یا بیس منٹ (Basement) میں محدود ہو گئے ہیں اور گھر کے کمرے مہمانوں کو دے دیئے، ان مہمانوں کو جن کو جانتے بھی نہیں، کوئی خون کا رشتہ بھی نہیں لیکن ایک مضبوط رشتہ ہے، احمدیت کا رشتہ، اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہی اس رشتے کو قائم کیا ہوا ہے اور اس مضبوط رسی کو پکڑا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر ملک میں ہمیں یہ نظارے دکھائے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں۔ اس پر رسول اللہؐ نے صحابہؓ سے فرمایا اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور بیوی سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارات کا اہتمام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا۔ آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا تو کھانا تیار کرو اور چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپتھپا کر اور بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا، بچوں کو بھوکا سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا۔ اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھ گئے۔ بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے رہے تاکہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی ہمارے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ خود بھوکے سو گئے۔ صبح جب وہ انصاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا: تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنسا اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ پاک باطن ایثار پیشہ مخلص مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ جبکہ وہ خود ضرورتمند اور بھوکے ہوتے ہیں اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

(بخاری کتاب المناقب باب یؤثرون علی انفسھم و لو کان بھم خصاصۃ)

(روزنامہ الفضل 9 فروری 2005ء)

ہر پل ہمارے ساتھ ہیں، تازہ تجلیات

اِس جا کہانیاں ہیں نہ ماضی کے واقعات
ہر پَل ہمارے ساتھ ہیں تازہ تجلیات
تھاما اِمامِ وقت کا جس دِن سے ہم نے ہاتھ
ہر پَل ہمارے ساتھ ہیں تازہ تجلیات

اپنا خدا کلیم ہے جو بولتا بھی ہے
ہر عُقدۂِ کٹھن کی گِرہ کھولتا بھی ہے
ہم ایک ہو کے سنتے ہیں ہر ایک اُس کی بات
ہر پَل ہمارے ساتھ ہیں تازہ تجلیات

ہم نے خدا کی دیکھی ہیں فعلی شہادتیں
ہر گام پر ملی ہمیں صدہا سعادتیں
ہم لوگ ڈھا کے آ گئے نفسوں کے سومنات
ہر پَل ہمارے ساتھ ہیں تازہ تجلیات

جلسے ہمارے شان و وجاہت لئے ہوئے
ہر سال خیر و رحمت و برکت لئے ہوئے
زندہ خدا کی نو بنو ہم پر نوازشات
ہر پَل ہمارے ساتھ ہیں تازہ تجلیات

بھوکا تھا اس کے قُرب کا یہ کب سے بے قرار
عرشی خدا نے دل کی ہمارے سُنی پُکار
تسخیر اپنے واسطے کر دی یہ کائنات
ہر پَل ہمارے ساتھ ہیں تازہ تجلیات

اُس کے فیوض اپنی دُعا کھینچ لاتی ہے
ہم آہ بھی بھریں تو سُوئے عرش جاتی ہے
اس واسطے نصیب ہے ہر حال میں ثبات
ہر پَل ہمارے ساتھ ہیں تازہ تجلیات

ہم دوڑ دوڑ آ گئے کرنے کو جاں نثار
اللہ کے مسیح کی جونہی سُنی پکار
کشتی میں آ کے نوح کی ہم پا گئے نجات
ہر پَل ہمارے ساتھ ہیں تازہ تجلیات

ا۔ع۔ملک

مکرم طاہر احمد آصف صاحب

سیرت حضرت مسیح موعود

پیدائش، بچپن، جوانی اور ابتدائی حالات از تحریرات حضرت مصلح موعود

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

’’احمد جو سلسلہ احمدیہ کے بانی تھے۔ آپ کا پورا نام غلام احمد تھا اور آپ قادیان کے باشندے تھے جو بٹالہ ریلوے سٹیشن سے گیارہ میل، امرتسر سے چوبیس میل اور لاہور سے قریباً ستاون میل جانب مشرق ایک قصبہ ہے۔ آپ قریباً 1836ء یا 1837ء (حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی تحقیق سے حضرت اقدس کی پیدائش 13 فروری 1835ء ہے) میں اسی گاؤں میں مرزا غلام مرتضٰی صاحب کے ہاں جمعہ کے دن پیدا ہوئے اور آپ کی ولادت توام تھی یعنی آپ کے ساتھ ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی تھی جو تھوڑی ہی مدت بعد فوت ہوگئی۔

......آپ کا خاندان اپنے علاقے میں ایک معزز خاندان تھا اور اس کا سلسلہ نسب برلاس سے جو امیر تیمور کا چچا تھا ملتا ہے اور جبکہ امیر تیمور نے علاقہ کش پر بھی جس پر اس کا چچا حکمران تھا قبضہ کرلیا تو برلاس خاندان خراسان میں چلا آیا اور ایک مدت تک یہیں رہا لیکن دسویں صدی ہجری یا سولھویں صدی مسیحی کے آخر میں اس خاندان کا ایک ممبر مرزا ہادی بیگ بعض غیر معلوم وجوہات کے باعث اس ملک کو چھوڑ کر قریباً دوسَو آدمیوں سمیت ہندوستان آ گیا اور دریائے بیاس کے قریب کے علاقہ میں اُس نے اپنا ڈیرہ لگایا اور بیاس سے نو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں بسایا اور اُس کا پورا نام اِسلام پور رکھا...... چونکہ آپ ایک نہایت قابل آدمی تھے دہلی کی حکومت کی طرف سے اِس علاقہ کے قاضی مقرر کیے گئے اور اِس عہدہ کی وجہ سے آپ کے گاؤں کا نام بجائے اسلام پور کے اِسلام پور قاضی ہوگیا یعنی اِسلام پور جو قاضی کا مقام ہے اور بگڑتے بگڑتے اسلام پور کا نام تو بالکل مٹ گیا اور صرف قاضی رہ گیا جو پنجابی تلفّظ میں قادی بن گیا اور آخر اس سے بگڑ کر اس گاؤں کا نام قادیان ہوگیا۔

غرض مرزا ہادی بیگ صاحب نے خراسان سے آ کر بیاس کے پاس ایک گاؤں بسا کر اس میں بود و باش اختیار کی اور اسی جگہ پر ان کا خاندان ہمیشہ قیام پذیر رہا اور باوجود دہلی پایہ تختِ حکومت سے دور رہنے کے اِس خاندان کے ممبر مغلیہ حکومت کے ماتحت معزز عہدوں پر مامور رہے اور جب مغلیہ خاندان کو ضعف پہنچا اور پنجاب میں طوائف الملوکی پھیل گئی تو یہ خاندان ایک آزاد حکمران کے طور پر قادیان کے اردگرد کے علاقہ پر جو قریباً ساٹھ میل کا رقبہ تھا حکمران رہا لیکن سکّھوں کے زور کے وقت رام گڑھیا سِکّھوں نے بعض اَور خاندانوں کے ساتھ مِل کر اِس خاندان کے خلاف جنگ شروع کی اور گو اُن کے پڑدادا نے تو اپنے زمانہ میں ایک حد تک دُشمن کے حملوں کو روکا لیکن آہستہ آہستہ (حضرت) مرزا صاحب کے دادا کے وقت اِس ریاست کی حالت ایسی کمزور ہوگئی کہ صرف قادیان جو اُس وقت ایک قلعہ کی صورت میں تھا اور اس کے چاروں طرف فصیل تھی اُن کے قبضہ میں رہ گیا اور باقی سب علاقہ اُن کے ہاتھوں سے نکل گیا اور آخر بعض گاؤں کے باشندوں سے سازش کر کے سِکھ اِس گاؤں پر بھی قابض ہوگئے اور اِس خاندان کے سب مرد و زن قید ہوگئے لیکن کچھ دِنوں کے بعد سِکھوں نے اُن کو اس علاقے سے چلے جانے کی اجازت دے دی اور وہ ریاست کپورتھلہ میں چلے گئے اور وہاں قریباً سولہ سال رہے۔ اس کے بعد مہاراجہ رنجیت سنگھ کا زمانہ آ گیا اور انہوں نے سب چھوٹے چھوٹے راجوں کو اپنے ماتحت کرلیا اور اس انتظام میں حضرت مرزا صاحب کے والد کو بھی اُن کی جاگیر کا بہت کچھ حصہ واپس کر دیا اور وہ اپنے بھائیوں سمیت مہاراجہ کی فوج میں ملازم ہوگئے اور جب انگریزی حکومت نے سکھوں کی حکومت کو تباہ کیا تو اُن کی جاگیر ضبط کی گئی مگر قادیان کی زمین پر اُن کو مالکیت کے حقوق دیئے گئے۔‘‘

حضرت مسیح موعود اپنے دادا گُل محمدؐ صاحب کے متعلق بیان فرمایا کرتے تھے کہ اُن کے دربار میں پانچ سو حافظ تھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سپاہی وغیرہ ہر قسم کے پیشہ کے لوگ جو اُن کے دربار میں تھے اُن میں سے ایک کثیر حصّہ نے قرآن کریم کو حفظ کیا ہوا تھا۔

جیسا کہ شروع میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ 1836ء یا 1837ء میں پیدا ہوئے تھے جو کہ آپ کے والد کے عروج کا زمانہ تھا کیونکہ اُس وقت اُن کو جاگیر کے بعض مواضع اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کی فوجی خدمت کی وجہ سے اچھی عظمت حاصل تھی لیکن منشاء الٰہی یہ تھا کہ ایک ایسے رنگ میں پرورش پائیں جس میں آپ کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف ہو۔ اِس لئے آپ کی پیدائش کے تین ہی سال بعد مہاراجہ رنجیت سنگھ کی وفات کے ساتھ ہی سکھ حکومت پر زوال آ گیا اور اِس زوال کے ساتھ آپ کے والد صاحب بھی مختلف تفکرات میں مبتلا ہوگئے اور آخر الحاق پنجاب کے موقعہ پر اُن کی جائیداد ضبط ہوگئی اور باوجود ہزاروں روپیہ خرچ کرنے کے وہ اپنی جاگیر واپس نہ لے سکے جس کا صدمہ اُن کے دل پر آخری دم تک رہا چنانچہ خود حضرت مرزا صاحب اپنی ایک کتاب میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

’’میرے والد صاحب اپنی ناکامیوں کی وجہ سے اکثر مغموم اور مہموم رہتے تھے۔ انہوں نے پیروئ مقدمات میں ستر ہزار کے قریب روپیہ خرچ کیا تھا جس کا انجام آخر کار ناکامی تھی کیونکہ ہمارے بزرگوں کے دیہات مدت سے ہمارے قبضہ سے نکل چکے تھے اور اُن کا واپس آنا ایک خام خیال تھا۔ اسی نامرادی کی وجہ سے حضرت والد صاحب مرحوم ایک نہایت عمیق گردابِ غم اور حزن اور اضطراب میں زندگی بسر کرتے تھے اور مجھے اِن حالات کو دیکھ کر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کا موقعہ حاصل ہوتا تھا کیونکہ حضرت والد صاحب کی تلخ زندگی کا نقشہ مجھے اس بے لَوث زندگی کا سبق دیتا تھا جو دنیاوی کدورتوں سے پاک ہے۔ اگرچہ حضرت مرزا صاحب کے چند دیہات ملکیت باقی تھے اور سرکارِ انگریزی کی طرف سے کچھ انعام سالانہ مقرر تھا اور ایام ملازمت کی پنشن بھی تھی مگر جو کچھ وہ دیکھ چکے تھے اس لحاظ سے وہ سب کچھ ہیچ تھا۔ اس وجہ سے وہ ہمیشہ مغموم اور محزون رہتے تھے اور بارہا کہتے تھے کہ جس قدر میں نے اس پلید دنیا کے لیے سعی کی ہے اگر میں وہ سعی دین کے لیے کرتا تو آج شاید قطب وقت یا غوث وقت ہوتا۔

حضرت عزت جلّشانہٗ کے سامنے خالی ہاتھ جانے کی حسرت روز بروز آخری عمر میں ان پر غلبہ کرتی گئی تھی۔ بارہا افسوس سے کہا کرتے تھے کہ دنیا کے بے ہودہ خرخشوں کے لیے میں نے اپنی عمر ناحق ضائع کردی‘‘۔

حضرت مسیح موعود ہمیشہ اپنے والد صاحب کا ایک واقعہ لُطف لے کر بیان کیا کرتے تھے کہ آپ جب فوت ہوئے اُس وقت اسّی سال کے قریب عمر تھی مگر وفات سے ایک گھنٹہ پہلے آپ پاخانہ کیلئے اُٹھے آپ کو سخت پیچش تھی اور پاخانہ کیلئے جا رہے تھے کہ رستہ میں ایک ملازم نے آپ کو سہارا دیا مگر آپ نے اُس کا ہاتھ جھٹک کر پرے کر دیا اور کہا کہ مجھے سہارا کیوں دیتے ہو؟ اس کے ایک گھنٹہ کے بعد آپ کی وفات ہوگئی۔ تو جب ایک معمولی مؤمن بھی کسی کا سہارا لینا پسند نہیں کرتا تو خدا تعالیٰ کی خاص جماعت کب ایسا کرسکتی ہے۔

جس زمانہ میں آپ پیدا ہوئے ہیں وہ نہایت جہالت کا زمانہ تھا اور لوگوں کی تعلیم کی طرف بہت ہی کم توجہ تھی اور سکھوں کے زمانہ کی بات تو یہاں تک مشہور ہے کہ اگر کسی کے نام کسی دوست کا کوئی خط آ جاتا تو اس کے پڑھوانے کے لیے اُسے بہت مشقت اور محنت برداشت کرنی پڑتی تھی اور بعض دفعہ مدت تک خط پڑا رہتا تھا اور بہت سے رؤساء بالکل اَن پڑھ تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے چونکہ آپ سے بہت بڑا کام لینا تھا اِس لیے آپ کی تعلیم کا اس نے آپ کے والد کے دل میں شوق پیدا کر دیا اور باوجود اِن دنیاوی تفکرات کے جن میں وہ مبتلا تھے انہوں نے اِس جہالت کے زمانہ میں بھی اپنی اولاد کو اس زمانہ کے مناسبِ حال تعلیم دلانے میں کوتاہی نہ کی۔ چنانچہ جب آپ بچہ ہی تھے تو آپ کے والد نے ایک استاد آپ کی تعلیم کے لیے ملازم رکھا جن کا نام فضل الٰہی تھا۔ اُن سے حضرت مرزا صاحب نے قرآن مجید اور فارسی کی چند کتب پڑھیں۔ اِس کے بعد دس سال کی عمر میں فضل احمد نام ایک استاد ملازم رکھے گئے۔ یہ اُستاد نہایت نیک اور دیندار آدمی تھا اور جیسا کہ حضرت مرزا صاحب خود تحریر فرماتے ہیں، آپ کو نہایت محنت اور محبت سے تعلیم دیتا تھا۔ اس اُستاد سے حضرت صاحب نے صَرف و نحو کی بعض کتب پڑھیں۔ اِس کے بعد سترہ اٹھارہ سال کی عمر میں مولوی گل علی شاہ آپ کی تعلیم کیلئے ملازم رکھے گئے اِن سے نحو، منطق اور حکمت کی چند کتب آپ نے پڑھیں اور فن طبابت کی چند کتب اپنے والد صاحب سے جو ایک نہایت تجربہ کار طبیب تھے، پڑھیں اور یہ تعلیم اُن دنوں کے لحاظ سے جن میں آپ تعلیم پا رہے تھے، بہت بڑی تعلیم تھی۔ لیکن درحقیقت اس کام کے مقابلہ میں جو آپ نے کرنا تھا کچھ بھی نہ تھی۔ چنانچہ ہم نے بعض وہ آدمی دیکھے ہیں جو آپ کے ساتھ اُن اُستادوں سے پڑھتے تھے جن کو آپ کے والد صاحب نے آپ کی تعلیم کے لئے ملازم رکھا تھا اور وہ نہایت معمولی لیاقت کے آدمی تھے اور ان کو ایک معمولی خواندہ آدمی سے زیادہ وقعت نہیں دی جاسکتی اور جو استاد آپ کی تعلیم کے لیے ملازم رکھے گئے تھے وہ بھی کوئی بڑے عالم نہ تھے کیونکہ اس وقت علم بالکل مفقود تھا اور فارسی اور عربی کی چند کتب کا پڑھ لینے والا بڑا عالم خیال کیا جاتا تھا۔ پس جن حالات کے ماتحت اور جن اُستادوں کی معرفت آپ کی تعلیم ہوئی وہ ایسے تھے کہ اُن کی وجہ سے آپ کو کوئی ایسی تعلیم نہیں مل سکتی تھی جو اس کام کے لئے آپ کو تیار کر دیتی جس کے کرنے پر آپ نے مبعوث ہونا تھا۔ ہاں اِس قدر اس تعلیم کا نتیجہ ضرور ہوا کہ آپ کو فارسی اور عربی پڑھنی آ گئی اور فارسی میں اچھی طرح سے اور عربی میں قدرے قلیل آپ بولنے بھی لگ گئے تھے۔ اس سے زیادہ آپ نے کوئی تعلیم نہیں حاصل کی اور دینی تعلیم تو باقاعدہ طور پر کسی استاد سے حاصل نہیں کی۔ ہاں آپ کو مطالعہ کا بہت شوق تھا اور آپ اپنے والد صاحب کے کتب خانہ کے مطالعہ میں اِس قدر مشغول رہتے تھے کہ بارہا آپ کے والد صاحب کو ایک تو اِس وجہ سے کہ آپ کی صحت کو نقصان نہ پہنچے اور ایک اِس وجہ سے کہ آپ اس طرف سے ہٹ کر اُن کے کام میں مددگار رہوں، آپ کو روکنا پڑتا تھا۔

حضرت مسیح موعود یونیورسٹیوں کے پڑھے لکھے ہوئے نہ تھے۔ آپ نے باقاعدہ تعلیم بھی مدارس میں نہ پائی تھی۔

جب آپ تعلیم سے فارغ ہوئے اُس وقت گورنمنٹ برطانیہ کی حکومت پنجاب میں مستحکم ہوچکی تھی۔ غدر کا پُرآشوب زمانہ بھی گزر چکا تھا اور

اہلِ ہند اس بات کو اچھی طرح سمجھ چکے تھے کہ اب اس گورنمنٹ کی ملازمت ہی میں تمام عزت ہے اس لیے مختلف شریف خاندانوں کے نوجوان اس کی ملازمت میں داخل ہو رہے تھے۔ ایسے حالات کے ماتحت اور اس بات کو معلوم کر کے کہ حضرت مرزا صاحب کی طبیعت زمینداری کے کاموں میں بالکل نہیں لگتی، اپنے والد صاحب کے مشورہ سے آپ سیالکوٹ بحصول ملازمت تشریف لے گئے اور وہاں ڈپٹی کمشنر صاحب کے دفتر میں ملازم ہو گئے مگر اکثر وقت علمی مشاغل میں ہی گزرتا اور ملازمت سے فراغت کے اوقات میں یا تو آپ خود مطالعہ کرتے یا دوسرے لوگوں کو پڑھاتے تھے یا مذہبی مباحث میں حصہ لیتے تھے اور اُس وقت بھی آپ کی پرہیزگاری اور تقویٰ کا اتنا اثر تھا کہ باوجود اس کے کہ آپ بالکل نوجوان تھے اور صرف اٹھائیس سال کی عمر تھی مگر بوڑھے بوڑھے آدمی مسلمانوں میں سے بھی اور ہندوؤں میں سے بھی آپ کی عزت کرتے تھے لیکن آپ کی عادت اُس وقت بھی خلوت پسندی کی تھی۔ اپنے مکان سے باہر کم جاتے اور اکثر وقت وہیں گزارتے۔ مسیحی مشن اُن دنوں پنجاب میں نیا نیا آیا تھا اور مسلمان اُن کے حملوں سے ناواقف تھے اور اکثر مسیحیوں سے شکست کھاتے تھے لیکن حضرت مرزا صاحب سے جب کبھی بھی مسیحیوں کی گفتگو ہوئی اُن کو نیچا دیکھنا پڑا۔ چنانچہ پادریوں میں سے جو لوگ حق پسند تھے وہ باوجود اختلاف مذہبی کے آپ کی بہت عزت کرتے چنانچہ آپ کا سوانح نگار لکھتا ہے کہ ریورنڈ ٹیلر ایم۔ اے جو سیالکوٹ کے مشن میں کام کرتے تھے اور جن سے حضرت مرزا صاحب کے بہت سے مباحثات ہوتے رہتے تھے جب ولایت واپس جانے لگے تو خود کچہری میں آپ کے پاس ملنے کے لئے چلے آئے اور جب ڈپٹی کمشنر صاحب نے پوچھا کہ کس طرح تشریف لائے ہیں تو ریورنڈ مذکور نے کہا کہ صرف مرزا صاحب کی ملاقات کے لیے اور جہاں آپ بیٹھے تھے وہیں سیدھے چلے گئے اور کچھ دیر بیٹھ کر واپس چلے گئے۔ یہ اُن دنوں کا واقعہ ہے جب کہ گورنمنٹ برطانیہ کی نئی نئی فتح کو پادری لوگ اپنی فتح کی علامت قرار دیتے تھے............

......لیکن باوجود اس کے کہ حضرت مرزا صاحب دین میں غیور تھے اور مذہبی مباحثات میں کسی سے نہ دبتے تھے۔ ریورنڈ ٹیلر آپ کی نیک نیتی اور اخلاص اور تقویٰ کو دیکھ کر متاثر تھے اور باوجود اس بات کو محسوس کرنے کے کہ یہ شخص میرا شکار نہیں، ہاں ممکن ہے کہ مَیں اس کا شکار ہو جاؤں اور باوجود اس طبعی نفرت کے جو ایک صَید کو صیاد سے ہوتی ہے وہ دوسرے مذہبی مناظرین کی نسبت مرزا صاحب سے مختلف سلوک کرنے پر مجبور ہوئے اور جاتے وقت کچہری میں ہی آپ سے ملنے کے لیے آ گئے اور آپ سے ملے بغیر جانا پسند نہ کیا۔

قریباً چار سال آپ سیالکوٹ میں ملازم رہے لیکن نہایت کراہت کے ساتھ۔ آخر والد صاحب کے لکھنے پر فوراً استعفیٰ دے کر واپس آ گئے اور اپنے والد صاحب کے حکم کے ماتحت اُن کے زمینداری کے مقدمات کی پیروی میں لگ گئے لیکن آپ کا دل اس کام پر نہ لگتا تھا۔ چونکہ آپ اپنے والدین کے نہایت فرمانبردار تھے اِس لیے والد صاحب کا حکم تو نہ ٹالتے تھے لیکن اس کام میں آپ کا دل ہرگز نہ لگتا تھا۔ چنانچہ اُن دنوں کے آپ کو دیکھنے والے لوگ بیان کرتے ہیں کہ بعض اوقات کسی مقدمہ میں ہار کر آتے تو آپ کے چہرہ پر بشاشت کے آثار ہوتے تھے اور لوگ سمجھتے کہ شاید فتح ہو گئی ہے۔ پوچھنے پر معلوم ہوتا کہ ہار گئے ہیں۔ جب وجہ دریافت کی جاتی تو فرماتے کہ ہم نے جو کچھ کرنا تھا کر دیا، منشائے الٰہی یہی تھا اور اس مقدمہ کے ختم ہونے سے فراغت تو ہو گئی ہے۔ یادِ الٰہی میں مصروف رہنے کا موقعہ ملے گا۔ یہ زمانہ آپ کا عجیب کشمکش کا زمانہ تھا۔ والد صاحب چاہتے تھے کہ آپ یا تو اپنے زمینداری کے کام میں مصروف ہوں یا کوئی ملازمت اختیار کریں اور آپ اِن دونوں باتوں سے متنفر تھے اور اِس لئے اکثر طعن و تشنیع کا شکار رہتے تھے۔

جب تک آپ کی والدہ صاحبہ زندہ رہیں آپ پر ایک سپر کے طور پر رہیں لیکن اُن کی وفات کے بعد آپ اپنے والد صاحب اور بھائی صاحب کی ملامت کا اکثر نشانہ ہو جاتے اور بعض دفعہ وہ لوگ سمجھتے تھے کہ آپ کا دنیاوی کاموں سے متنفر ہونا سُستی کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ بعض دفعہ آپ کے والد نہایت افسردہ ہو جاتے تھے اور کہتے تھے کہ میرے بعد اس لڑکے کا کس طرح گزارہ ہوگا اور اِس بات پر ان کو سخت رنج تھا کہ یہ اپنے بھائی کا دستِ نگر رہے گا اور کبھی کبھی وہ آپ کے مطالعہ پر چڑ کر آپ کو مُلّاں بھی کہہ دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ہمارے گھر میں مُلّاں کہاں سے پیدا ہو گیا ہے۔ لیکن باوجود اس کے خود اُن کے دل میں بھی آپ کا رعب تھا اور جب کبھی وہ اپنی دنیاوی ناکامیابی کو یاد کرتے تھے تو دینی باتوں میں آپ کے استغراق کو دیکھ کر خوش ہوتے تھے اور اس وقت فرماتے تھے کہ اصل کام تو یہی ہے جس میں میرا بیٹا لگا ہوا ہے۔ لیکن چونکہ اُن کی ساری عمر دنیا کے کاموں میں گزری تھی اِس لیے افسوس کا پہلو غالب رہتا تھا۔ مگر حضرت مرزا صاحب اِس بات کی بالکل پرواہ نہ کرتے تھے بلکہ کسی کسی وقت قرآن حدیث اپنے والد صاحب کو بھی سنانے کے لیے بیٹھ جاتے تھے اور یہ ایک عجیب نظارہ تھا کہ باپ اور بیٹا دو مختلف کاموں میں لگے ہوئے تھے اور دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کو شکار کرنا چاہتا تھا۔ باپ چاہتا تھا کہ کسی طرح بیٹے کو اپنے خیالات کا شکار کرے اور دنیاوی عزت کے حصول میں لگا دے اور بیٹا چاہتا تھا کہ اپنے باپ کو دنیا کے خطرناک پھندہ سے آزاد کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت کی لَو لگا دے۔ غرض یہ عجیب دن تھے جن کا نظارہ کھینچنا قلم کا کام نہیں ہر ایک شخص اپنی اپنی طاقت کے مطابق اپنے دل کے اندر ہی اِس کا نقشہ کھینچ سکتا ہے۔ ان دنوں آپ کے سامنے پھر ملازمت کا سوال پیش ہوا اور ریاست کپورتھلہ کے محکمہ تعلیم کا افسر بنانے کی تجویز ہوئی لیکن آپ نے نامنظور کر دیا اور اپنے والد صاحب کے ہموم وغموم کو دیکھ کر اِس بات کو ہی پسند فرمایا کہ جس تنگی سے بھی گزارہ ہو گھر پر ہی رہیں اور ان کے کاموں میں جہاں تک ہو سکے ہاتھ بٹائیں۔ گو جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے آپ کا دل اِس کام کی طرف بھی راغب نہ تھا لیکن آپ اپنے والد صاحب کے حکم کے ماتحت ان کے آخری ایام کو جہاں تک ہو سکے بآرام کرنے کے لیے اس کام میں لگے ضرور رہتے تھے گو فتح و شکست سے آپ کو دلچسپی نہ تھی۔

......آپ کی عمر قریباً چالیس سال کی تھی جب کہ 1876ء میں آپ کے والد صاحب یکدفعہ بیمار ہوئے اور گو اُن کی بیماری چنداں خوفناک نہ تھی لیکن حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام بتایا کہ ......یعنی رات کے آنے والے کی قسم۔ تو کیا جانتا ہے کہ کیا ہے رات کو آنے والا۔ اور ساتھ ہی تفہیم ہوئی کہ اِس الہام میں آپ کے والد صاحب کی وفات کی خبر دی گئی ہے جو کہ بعد مغرب واقعہ ہوگی۔ گو حضرت صاحب کو اس سے پہلے ایک مدت سے رؤیائے صالحہ ہو رہے تھے جو اپنے وقت پر نہایت صفائی سے پورے ہوتے تھے اور جن کے گواہ ہندو اور سکھ بھی تھے اور اب تک بعض ان میں سے موجود ہیں۔ لیکن الہامات میں سے یہ پہلا الہام ہے جو آپ کو ہوا اور اِس الہام کے ذریعہ سے گویا خدا تعالیٰ نے اپنی محبت کے ساتھ آپ کو بتایا کہ تیرا دُنیاوی باپ فوت ہوتا ہے لیکن آج سے مَیں تیرا آسمانی باپ ہوتا ہوں۔ غرض پہلا الہام جو حضرت مسیح موعود کو ہوا وہ یہی تھا جس میں آپ کو آپ کے والد صاحب کی وفات کی خبر دی گئی تھی۔ اس خبر پر بالطبع آپ کے دل میں رنج پیدا ہونا تھا چنانچہ آپ کو اس خبر سے صدمہ پیدا ہوا اور دل میں خیال گزرا کہ اب ہمارے گزارے کی کیا صورت ہوگی؟ جس پر دوسری دفعہ پھر الہام ہوا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ہر طرح سے تسلی دی۔

......اِس واقعہ کو مَیں اِس جگہ خود حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں لکھ دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

’’جب مجھے یہ خبر دی گئی کہ میرے والد صاحب آفتاب غروب ہونے کے بعد فوت ہو جائیں گے تو بموجب بمقتضائے بشریت کے مجھے اِس خبر کے سننے سے درد پہنچا اور چونکہ ہماری معاش کے اکثر وجوہ انہی کی زندگی سے وابستہ تھے اور وہ سرکار انگریزی کی طرف سے پنشن پاتے تھے اور نیز ایک رقم کثیر انعام کی پاتے تھے جو اُن کی حیات سے مشروط تھی اس لیے یہ خیال گزرا کہ اُن کی وفات کے بعد کیا ہوگا اور دل میں خوف پیدا ہوا کہ شاید تنگی اور تکلیف کے دن ہم پر آئیں گے اور یہ سارا خیال بجلی کی چمک کی طرح ایک سیکنڈ سے بھی کم عرصہ میں گزر گیا تب اُسی وقت غنودگی ہو کر یہ دوسرا الہام ہوا اَلَیْسَ اللّٰہُ......یعنی کیا خدا تعالیٰ اپنے بندہ کے لیے کافی نہیں ہے۔ اِس الہام کے ساتھ ایسا دل قوی ہوا کہ جیسے ایک سخت دردناک زخم کسی مرہم سے ایک دَم میں اچھا ہو جاتا ہے۔ جب مجھ کو الہام ہوا کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ ......تو مَیں نے اُسی وقت سمجھ لیا کہ خدا مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ تب مَیں نے ایک ہندو کھتری ملاوامل نام کو جو ساکن قادیان ہے اور ابھی تک زندہ ہے وہ الہام لکھ کر دیا اور سارا قصہ سنایا اور اس کو امرتسر بھیجا کہ تا حکیم مولوی محمد شریف کلانوری کی معرفت اس کو نگینہ میں کھدوا کر اور مہر بنوا کر لے آوے اور مَیں نے اس ہندو کو اس کام کے لیے محض اِس غرض سے اختیار کیا کہ وہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا گواہ ہو جاوے۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے ذریعہ سے وہ انگشتری بصرف مبلغ پانچ روپے تیار ہو کر میرے پاس پہنچ گئی جو اَب تک میرے پاس موجود ہے۔

غرض جس دن حضرت صاحب کے والد صاحب نے وفات پائی تھی اُس دن مغرب سے چند گھنٹے پہلے ان کی وفات کی اطلاع آپ کو دے دی گئی اور بعد میں خدا تعالیٰ نے تسلی فرما دی کہ گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ خود ہی تمہارا انتظام فرماوے گا۔ جس دن یہ الہامات ہوئے اُسی دن شام کو بعد مغرب آپ کے والد صاحب فوت ہو گئے اور آپ کی زندگی کا ایک نیا دور شروع ہوا۔

حضرت مسیح موعود بھی جب پیدا ہوئے تو آپ کے ماں باپ نے آپ کی پیدائش پر خوشی کی ہوگی۔ مگر جب آپ کی عمر بڑی ہو گئی اور آپ کے اندر دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو گئی تو آپ کے والد آپ کی اس حالت کو دیکھ کر آہیں بھرا کرتے تھے کہ ہمارا یہ بیٹا کسی کام کے قابل نہیں۔ مجھے ایک سکھ نے بتایا کہ ہم دو بھائی تھے ہمارے والد صاحب بڑے مرزا صاحب (یعنی مرزا غلام مرتضیٰ صاحب) کے پاس آیا کرتے تھے۔ اور ہم بھی بسا اوقات ان کے ساتھ آ جایا کرتے تھے ایک دفعہ مرزا صاحب نے ہمارے والد صاحب سے کہا کہ تمہارے لڑکے غلام احمد کے پاس آتے جاتے ہیں تم ان سے کہو کہ جا کر سمجھائیں۔ ہم دونوں جب آپ کے پاس جانے کے لئے تیار ہو گئے تو مرزا صاحب نے کہا کہ غلام احمد کو باہر جا کر کہنا کہ تمہارے والد صاحب کو اس خیال سے بہت دکھ ہوتا ہے کہ اس کا

چھوٹا لڑکا اپنے بڑے بھائی کی روٹیوں پر پلے گا۔ اسے کہو کہ میری زندگی میں ہی کوئی کام کرے۔ میں کوشش کررہا ہوں کہ اسے کوئی اچھی نوکری مل جائے میں مرگیا تو پھر سارے ذرائع بند ہوجائیں گے۔ اس سکھ نے بتایا کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ آپ کے والد صاحب آپ کا بہت خیال رکھتے ہیں۔ انہیں یہ دیکھ کر کہ آپ کچھ کام نہیں کرتے بہت دکھ ہوتا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر میں مرگیا تو غلام احمد کا کیا بنے گا۔ آپ اپنے والد صاحب کی بات کیوں نہیں مان لیتے۔ آپ کے والد صاحب اس وقت کپورتھلہ میں کوشش کررہے تھے اور کپورتھلہ کی ریاست نے آپ کو ریاست کا افسر تعلیم مقرر کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ وہ سکھ کہنے لگا کہ جب ہم نے یہ بات کہی کہ آپ اپنے والد صاحب کی بات کیوں نہیں مان لیتے آپ کچھ کام کرلیں تو آپ نے فرمایا والد صاحب تو یونہی غم کرتے رہتے ہیں انہیں میرے مستقبل کا کیوں فکر ہے میں نے جس کی نوکری کرنی تھی کرلی ہے۔ ہم واپس آگئے اور مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے آکر ساری بات کہہ دی۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ اگر اس نے یہ بات کہی ہے تو ٹھیک کہا ہے وہ جھوٹ نہیں بولا کرتا۔

حضرت مسیح موعود بھی کوئی امیر کبیر نہ تھے۔ آپ کی جائیداد کی قیمت قادیان کے ترقی کرنے کے باعث بڑھ گئی۔ ورنہ اس کی قیمت خود آپ نے دس ہزار روپیہ لگائی تھی۔

یہ آپ کی ابتداء تھی اور ابھی تو انتہا نہیں ہوئی لیکن جو عارضی انتہا نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی وفات کے وقت ہزاروں ہزار آدمی آپ پر قربان ہونے والا موجود تھا۔ آپ خود فرماتے ہیں۔

لُفَاظَاتُ الْمَوَائِدِ کَانَ اُکُلِی
وَصِرْتُ الْیَوْمَ مِطْعَامَ الْاَھَالِی

ایک وہ زمانہ تھا جب بچے ہوئے ٹکڑے مجھے دیئے جاتے تھے اور آج میرا یہ حال ہے کہ میں سینکڑوں خاندانوں کو پال رہا ہوں۔ آپ کی ابتداء کتنی چھوٹی تھی مگر آپ کی انتہا ایسی ہوئی کہ علاوہ ان لوگوں کے جو خدمت کرتے تھے لنگر میں روزانہ دو اڑھائی سو آدمی کھانا کھایا کرتے تھے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ اپنے والد کی جائیداد میں اپنے بھائی کے برابر کے شریک تھے۔ لیکن زمینداروں میں یہ عام دستور رہے کہ جو کام کرے وہ تو جائیداد میں شریک سمجھا جاتا ہے اور جو کام نہیں کرتا وہ جائیداد میں شریک نہیں سمجھا جاتا اور یہ دستور ابھی تک چلا آتا ہے۔ لوگ عموماً کہہ دیتے ہیں کہ جو کام نہیں کرتا اس کا جائیداد میں کیا حصہ ہوسکتا ہے۔ آپ کے پاس جب کوئی ملاقاتی آتا اور آپ اپنی بھاوجہ کو کھانے کے لئے کہلا بھیجتے تو وہ آگے سے کہہ دیتیں کہ وہ یونہی کھا پی رہا ہے۔ کام کاج تو کرتا نہیں۔ اس پر آپ اپنا کھانا اس مہمان کو کھلا دیتے اور خود فاقہ کرلیتے یا چنے چبا کر گزارہ کرلیتے۔ خدا کی قدرت ہے کہ وہی بھاوجہ جو اس وقت آپ کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی تھیں بعد میں میرے ہاتھ پر احمدیت میں داخل ہوئیں غرض اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی کام شروع کیا جاتا ہے تو اس کی ابتداء بڑی نظر نہیں آیا کرتی لیکن اس کی انتہا پر دنیا حیران ہوجاتی ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اپنے متعلق بیان فرمایا ہے کہ ''میں پوشیدگی کے حجرہ میں تھا اور کوئی مجھے نہیں جانتا تھا اور نہ مجھے یہ خواہش تھی کہ کوئی مجھے شناخت کرے۔ اس نے گوشۂ تنہائی سے مجھے جبراً نکالا۔ میں نے چاہا کہ میں پوشیدہ رہوں اور پوشیدہ مروں مگر اس نے کہا کہ میں تجھے تمام دنیا میں عزت کے ساتھ شہرت دوں گا۔ پس یہ اس خدا سے پوچھو کہ ایسا تو نے کیوں کیا۔ میرا اس میں کیا قصور ہے۔''

جب آپ نے دعویٰ کیا اس وقت آپ کی کیا حالت تھی قادیان میں بھی اکثر لوگ آپ کو نہ جانتے تھے اور آپ یہ دعویٰ سے کہتے کہ کوئی اس بات کی تردید کرے کہ دعویٰ سے پہلے میرے نام کوئی خط تک نہ آتا تھا۔ مگر خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرکے جس قدر اس کو پوشیدہ رکھا جائے اسی قدر زیادہ خدا تعالیٰ اسے ظاہر کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کہتے کہ میں نے اپنے آپ کو دنیا سے چھپانا چاہا مگر خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کردیا۔ اور ایسا کھڑا کیا کہ اب دنیا کے چاروں کونوں سے آپ کی قربانی کے پھل پیدا ہورہے ہیں۔ کوئی افریقہ سے کوئی امریکہ سے کوئی ایران سے کوئی ہندوستان سے کوئی افغانستان سے کوئی یورپ سے۔ غرضیکہ ہر علاقہ میں آپ کی شاخیں پھیل کر پھل پیدا کررہی ہیں۔ پھر دیکھو آپ کو کس بات کی کمی رہی۔

☆......☆......☆......☆

مکرم زکریا ورک صاحب

روشنی دینے والی مخلوق۔ جگنو اور مچھلی

بہت سی مخلوقات اندھیرے میں زندگی گزارنے کا تجربہ رکھتی ہیں یا پھر وہ تاریکی میں رہنا پسند کرتی ہیں کیونکہ وہ خود اپنے لئے روشنی پیدا کرتی ہیں۔ روشنی پیدا کرنے کا مقصد بعض مخلوقات میں سیکس پارٹنر کو پیغام رسانی کرنا اور بعض دفعہ اس کا مقصد کیڑوں کو اپنے شکنجے میں لے کر ہڑپ کرجانا ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں جگنو Firefly or Lightbug کو دنیا کا کامیاب کیڑا مانا جاتا ہے جو دھوکے فراڈ کا ماہر سمجھا جاتا ہے۔

جگنو

مؤنث جگنو میں ان کے پیٹ کے کونے پر ٹیل لائٹ لگی ہوتی ہے جس کو وہ آن آف کرسکتی ہے۔ اس روشنی کا مقصد مذکر جگنوؤں کو اپنے محل وقوع اور دیگر پیغامات بھیجنا ہوتا ہے۔ دیگر مخلوق کے ساتھ بھی یہ فلیش لائٹس کے ذریعہ پیغام رسانی کرتے ہیں۔ جس کا واحد مقصد ان کو دام تزویر میں لاکر خود کو غذا مہیا کرنا ہوتا ہے۔ جگنو کی روشنی فریب، دھوکہ اور عیاری کی اعلیٰ مثال ہے۔ یہ روشنی نصف انچ کے برابر ہوتی جو کہ کافی فاصلے تک دیکھی جاسکتی ہے۔

جگنو رات کے وقت یا پھر غروب آفتاب کے وقت نظر آتے ہیں۔ دن کے وقت یہ سست اور کاہل ہوتے ہیں مگر رات کے وقت یہ فلیش لائیٹس کا زبردست شو پیش کرتے ہیں۔ جگنو کی دونوں جنس اور لاروا روشنی پیدا کرسکتے ہیں۔ کیریبئن جزائر میں تو لوگ رات کے وقت جگنوؤں کو سوتی پٹی میں ڈال کر سر پر ڈیکوریشن کے طور پر باندھ لیتے جس سے رات کے وقت عجب سماں پیدا ہوتا ہے۔ موسم گرما میں جھاڑیوں میں اکثر جگنو جمع ہوجاتے تو وہ شام ڈھلے فلیش لائٹ کے ذریعہ مخفی پیغام بھیجتے ہیں جس کو دوسرے جگنو سمجھ پاتے ہیں۔ مؤنث جگنو کا پیغام مذکر جگنو سے مختلف ہوتا ہے۔ ان کی ٹیل لائٹ سے پہلے سے طے شدہ کوڈیڈ میسیج coded message نکلتا ہے جس کو مؤنث شناخت کرلیتی ہے۔ اگر اس پیغام کا مذکر جواب دے تو وہ بجائے جنسی ملاپ کے جلد ہی ہڑپ کرلیا جاتا ہے۔ مذکر کی پہچان اس کے بھیجے ہوئے فلیشز کے عرصہ، فری کوئینسی اور ان کی تعداد سے ہوتا ہے۔ جزائر فلپائن کے شہر Donsol میں جگنو پورے سال دیکھے جاسکتے ہیں۔ امریکہ کی ریاست ٹینیسی کے شہر Elkmont ہر سال جون کے پہلے ہفتہ میں جگنو ایک ساتھ میں روشنی فلیش کرتے نظر آتے ہیں۔ ساؤتھ کیرولائنا کے کونگاری نیشنل پارک میں جگنو وافر تعداد میں نظر آتے ہیں۔ کینیڈا کے شہر کنگسٹن میں راقم الحروف نے Lemoine Point park میں شام ڈھلے جھاڑیوں میں جھیل اونٹاریو کے کنارے لاتعداد جگنوؤں کی پرواز کئی سال تک دیکھی ہے۔

سائنسدانوں نے تجربہ میں دیکھا ہے کہ اگر فلیش لائٹ کی مصنوعی روشنی جگنوؤں کی طرف ایک منٹ کے لئے بھیجی جائے تو مذکر جگنو فوراً اس کی طرف پرواز کرکے چلا جاتا ہے۔ جگنوؤں کی مختلف انواع دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ جمیکا کا فائر فلائی Photinus pallens دو قسم کے سگنل فلیش کرتا ہے۔ جب وہ کسی جگہ پر بیٹھا ہوتا ہے، تو وہ برائٹ لائٹ فلیش کرتا ہے جس کی مدت نصف سیکنڈ کی ہوتی، مگر جب یہ پرواز میں ہوتا ہے تو لائٹ فلیشز غیر معینہ مدت پر آتے اور اتنے چمکدار ہوتے ہیں کہ انسان چندھیا جاتا ہے۔

جگنو کی نارتھ امریکہ کی نوع تنہائی پسند ہوتی جو اکیلے ہی پرواز میں مؤنث کی تلاش میں مگن رہتی ہے۔ تھائی لینڈ میں صدیوں جگنو 2/3 سیکنڈ میں موافقت میں دریا کے کنارے پر فلیش کرتے نظر آتے ہیں۔ نیوگنی کے جگنو نصف سیکنڈ میں فلیش کرتے ہیں۔ بعض انواع ہر تین سیکنڈ میں فلیش کرتے ہیں۔ بعض جگہوں پر دیکھا گیا کہ ایک درخت پر بیٹھے درجنوں جگنو ایک ہی وقت میں اکٹھے فلیش کرتے جبکہ دوسرے درخت پر بیٹھے جگنو پہلے درخت سے مختلف وقت فلیش کررہے تھے۔ یہ Synchronize کیوں کرتے ہیں اس کا جواب ابھی نہیں ملا۔ جگنو کی روشنی لکڑی، تیل یا کوئلے کی روشنی کی نسبت سو فیصد روشنی ہوتی جس سے کوئی حرارت پیدا نہیں ہوتی۔ نارتھ امریکہ کے فائر فلائی میں سے سبز روشنی نکلتی، مگر بعض انواع میں دو قسم کی روشنی نکلتی ہے۔ برمودا کے جزیرہ کے فائر فلائی کی سیکس لائف چاند کے مراحل سے مطابقت رکھتی ہے۔ پورے چاند کے دو یا تین روز بعد، مؤنث جگنوؤں کے جھنڈ پانی کی سطح پر جمع ہوجاتے اور گرین لائٹ پیدا کرتے ہوئے دائرے میں تیرتے ہیں۔

روشنی دینے والی مچھلی

مچھلی کی بہت ساری انواع روشنی دینے کی اہلیت رکھتی ہیں۔ فلیش لائٹ فش کے روشنی دینے کا مقصد پیغامات بھیجنا وصول کرنا، شکار کو دام میں لانا، شکار خور مچھلیوں سے خود کو محفوظ رکھنا اور چیزوں کو بہتر طریق سے دیکھنا ہوتا ہے۔ مچھلی کی چار اقسام میں ان کے ہر آنکھ کے نیچے روشنی دینے کا عضو لگا ہوتا جس سے فلیش لائٹ کے برابر کی روشنی خارج ہوتی ہے۔ ایسی مچھلیاں زیادہ نظر نہیں آتیں کیونکہ یہ سائز میں چھوٹی اور گہرے پانی میں رہنا پسند کرتی ہیں۔ فلیش لائٹ فش کے روشنی دینے والے عضو پر تاریک پردہ لگا ہوتا جس سے یہ خود ہی چندھیانے نہیں پاتی۔ تجربہ گاہ میں جب روشنی دینے والا عضو الگ کیا گیا تو یہ آٹھ گھنٹے تک چمکتا رہا۔ مچھلی جب اس لائٹ کو بجھانا چاہتی تو یہ عضو کے اوپر تاریک پردہ ڈال دیتی ہے۔ اور اگر شکار کرنے والے جانور قریب آتے تو یہ لائٹ آن کرلیتی جس سے اس کو راہ فرار مل جاتا۔ فلیش لائٹ فش ایک منٹ میں تین دفعہ جھپکنے کی اہلیت رکھتی ہے۔ وہ بیکٹیریا جو یہ روشنی پیدا کرتا ہے اس کو تجربہ گاہ میں بنانے کی کوشش ناکام ہوچکی ہے۔ انڈونیشیا کے باندا جزیرہ کے فشرمین دیکھ چکے ہیں کہ فلیش لائٹ فش اپنی روشنی شکار کو پھنسانے کے لئے استعمال کرتی ہے۔ برموڈہ کے جزیرہ کے fireworms روشنی کو نسلی افزائش کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 124832 میں Athia Kamila

بنت Fachruddin قوم...... پیشہ کاروبار عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Padang ضلع وملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 3 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 10 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔ Athia Kamila گواہ شد نمبر1۔ Muhammad Ali s/o Syamsuddin گواہ شد نمبر2۔ Muhammad Nuri s/o Muhammad Durdjani

مسل نمبر 124833 میں Sri Wahyuni

زوجہ Safruddin قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Lebaksari ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18 نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر وصول شدہ بذریعہ جیولری 1.8 گرام 7 لاکھ انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ۔ Sri Wahyuni گواہ شد نمبر1۔ Safruddin s/o Yusuf گواہ شد نمبر2 Irfan Maulana s/o Wawan Hermawan

مسل نمبر 124834 میں Rahma Tunnisa

زوجہ H. Mahmud قوم...... پیشہ ملازمت عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Peninggglian ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31 جنوری 2014ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر وصول شدہ بذریعہ زیور 5 گرام 25 لاکھ انڈونیشین روپے (2) زمین 150sqm اس وقت مجھے مبلغ 70 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعدکوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Rahma Tunnisa گواہ شد نمبر1۔ Syarif Ahmad s/o H Hamid Machmud گواہ شد نمبر2۔ Sukarddo Akhmand Riyanto s/o Siswanto

مسل نمبر 124835 میں Arip Sripudin

ولد Tatang قوم...... پیشہ تجارت عمر 51 سال بیعت 2002ء ساکن Cikembar ضلع وملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 8۔اکتوبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 12 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Arip Sripudin گواہ شد نمبر1۔ Dr. H. Endang Dharmawan s/o Mugni گواہ شد نمبر2۔ Handri s/o Suganda

مسل نمبر 124836 میں Dini Wahyuningsih

زوجہ Rois Ahmad قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Jakarta Barat ضلع وملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 14۔اپریل 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر وصول شدہ بذریعہ زیور 27 گرام 7450000 انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Dini Wahyuningsih گواہ شد نمبر1۔ Rois Ahmad s/o Mohammad Arief Fsyafe گواہ شد نمبر2 Abudl Bashir s/o Mustaqin

مسل نمبر 124837 میں Wahidin

ولد Warta قوم...... پیشہ غیر ہنر مند مزدوری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت آمد مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Wahidin گواہ شد نمبر1۔ Adroi s/o Warta گواہ شد نمبر2۔ Yudi Komarudin s/o Wahidin

مسل نمبر 124838 میں Deni Brian

ولد Hudori قوم...... پیشہ طالبعلم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 2 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Deni Brian گواہ شد نمبر1۔ Hudiri s/o Wijaya Sarja گواہ شد نمبر2۔ Fiyo Nugraha s/o Hudori

مسل نمبر 124839 میں Amatul Matin

زوجہ Rafiq Ahmad قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Pagedangan ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم نومبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر وصول شدہ بصورت زیور 20 گرام (2) جیولری 10 گرام 38 لاکھ 50 ہزار انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 5 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ۔ Amatul Matin گواہ شد نمبر1۔ Mamun Nursyid s/o Odin گواہ شد نمبر2۔ Saefullah s/o Supriadi Sukardjo

مسل نمبر 124840 میں Miska

ولد Saca Sarji قوم...... پیشہ غیر ہنر مند مزدوری عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع وملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21۔اگست 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان (2) زمین A Rice Field (3) 98sqm A Rice Field 280sqm (4) 490sqm اس وقت مجھے مبلغ 6 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت At Season زمین مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Miska گواہ شد نمبر1۔ Mansur Ahmad s/o Miska گواہ شد نمبر2۔ Abdul Rojak s/o Caswira

مسل نمبر 124841 میں Rosyidin Ahmad

ولد Tasik قوم...... پیشہ کاروبار عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Lebaksari ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21۔اگست 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) A Garden Land (2) 750sqm Land with Building 77sqm اس وقت مجھے مبلغ 22 لاکھ 40 ہزار انڈونیشین روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Rosyidin Ahamd گواہ شد نمبر1۔ Yus Rahman s/o Sulaeman گواہ شد نمبر2۔ Mudrikah s/o Sukri Late

مسل نمبر 124842 میں Sodikin

ولد Raksa Jasim قوم...... پیشہ تجارت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manislor ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 5 نومبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) مکان (2) زمین A Rice Field 238sqm (3) 95sqm 8500000 انڈونیشین روپے اس وقت مجھے مبلغ 25 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Sodikin گواہ شد نمبر1۔ Abdul Fatah s/o Raksajasim گواہ شد نمبر2۔ Ahmad Bahroni s/o Miska Nur

مسل نمبر 124843 میں Lahudin

ولد Mudrikah قوم...... پیشہ ملازمت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Lebaksari ضلع و ملک انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25 جولائی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) مکان 9x7sqm اس وقت مجھے مبلغ 20 لاکھ انڈونیشین روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Lahudin گواہ شد نمبر1۔ Mudrikah s/o Sukri گواہ شد نمبر2۔ Mursid Ahmad s/o Mudrikah

☆............☆............☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر۔امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں

تقریب آمین

مکرم اعجاز احمد پریمی صاحب معلم سلسلہ میعادی نانوں ضلع نارووال تحریر کرتے ہیں۔

جماعت میعادی نانوں ضلع نارووال کے 8 بچوں ظفر احمد ولد مکرم منور احمد صاحب، انیس احمد ولد مکرم فرید احمد صاحب، شاہد احمد ولد مکرم طارق احمد صاحب، اعجاز احمد ولد مکرم نذیر احمد صاحب، منصور احمد ولد مکرم صابر علی صاحب، شکیل احمد ولد مکرم عارف احمد صاحب، ولید احمد ولد مکرم شہزاد احمد صاحب، انیس احمد ولد مکرم فلک شیر صاحب، 11 بچیوں ملیحہ طارق بنت مکرم طارق احمد صاحب فوجی، صبا عارف بنت مکرم عارف احمد صاحب، نبیلہ عارف بنت مکرم عارف احمد صاحب، ثنا فرید بنت مکرم فرید احمد صاحب، رابعہ مبارک بنت مکرم مبارک احمد صاحب، سدرہ مبارک بنت مکرم مبارک احمد صاحب، سحر وہاب بنت مکرم عطاء الوہاب صاحب، مصباح بشیر بنت مکرم بشیر احمد صاحب، صبا نذیر بنت مکرم نذیر احمد صاحب، کائنات حسن بنت مکرم حسن علی صاحب، شانزہ طارق بنت مکرم طارق احمد صاحب اور قیام پور کے سلمان احمد ولد مکرم سجاد احمد صاحب کی تقریب آمین مورخہ 25 جولائی 2016ء کو منعقد ہوئی۔ بچوں کی تقریب آمین بیت الذکر میں جبکہ بچیوں کی تقریب آمین مکرم صدر صاحب جماعت کے گھر میں منعقد ہوئی۔ تمام بچوں اور بچیوں سے مکرم چوہدری مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ اس موقع پر تمام شاملین میں مٹھائی کی تقسیم کی گئی۔ جو تقریب آمین میں شامل بچوں نے اپنے جیب خرچ سے رقم اکٹھی کرکے منگوائی تھی۔ اس موقع پر کل شاملین مرد وخواتین کی تعداد 70 تھی۔ بچے اب باترجمہ قرآن کریم سیکھ رہے ہیں۔

میعادی نانوں کے بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت خاکسار، بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرمہ کشور وہاب صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ، مکرمہ اختری بی بی صاحبہ اور قیام پور کے طفل کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت مکرم حافظ مدثر وسیم صاحب مربی سلسلہ کو حاصل ہوئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ملک مبارک احمد صاحب سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

میری پوتی مکرمہ ڈاکٹر عائشہ مقبول ملک صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر مقبول مبارک ملک صاحب میانوالی حال مقیم کینیڈا گزشتہ تین ماہ سے گردوں کے مرض میں مبتلا ہیں اور ہفتہ میں 3 بار ڈائیلسز ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا ان کو کامل صحت وشفا عطا فرمائے اور مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم تنویر الدین صابر صاحب سیکرٹری مال دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے تایا زاد بھائی مکرم برکت اللہ صاحب ولد مکرم عنایت اللہ صاحب مرحوم بعمر 55 سال مورخہ 21 نومبر 2016ء کو ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ کی نماز جنازہ 23 نومبر کو بعد نماز مغرب مکرم عطاء البصیر محمود صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی اقبال نے محلہ میں پڑھائی۔ قبرستان عام ربوہ میں تدفین کے بعد صدر صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحوم مکرم لعل دین صدیقی صاحب مرحوم کے بھتیجے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ بزرگ والدہ کو صبر سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم سید منیر احمد صاحب ولد مکرم محمد شاہ صاحب شکور پارک ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے برادر نسبتی مکرم محمد عظیم صاحب ولد مکرم رسول بخش قریشی صاحب ناظم تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ راولپنڈی مورخہ 23 نومبر 2016ء کو راولپنڈی میں بعمر 67 برس وفات پا گئے۔ مرحوم خدا کے فضل سے موصی تھے۔ اگلے دن بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، ہنس مکھ اور ملنسار تھے۔ آپ خلافت سے گہری وابستگی اور اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں 4 بیٹے مکرم نعیم احمد صاحب راولپنڈی، مکرم ندیم احمد صاحب مربی سلسلہ یوگنڈا، مکرم فہیم احمد صاحب، مکرم وسیم احمد صاحب راولپنڈی اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بیٹیاں جرمنی میں مقیم ہیں۔ سب بچے خدا کے فضل سے شادی شدہ اور خدا کے فضل سے خدمت دین میں پیش پیش ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے، درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نابینا دوستوں کی مدد

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس نابینا کی کوشش سے چار نابینا دوستوں نے کرسیاں اور چارپائیاں بننا سیکھنے کے بعد مزدوری کرنا شروع کی ہے۔ تمام احباب ربوہ ان سے کام کروائیں اور ثواب لیں۔ ان کے نام، پتہ جات اور فون نمبرز حسب ذیل ہیں۔

مکرم شرافت علی صاحب نصرت آباد
03474959328,03026542589
مکرم نعیم اللہ صاحب دارالیمن غربی شکر
03346551736
مکرم رحیم اللہ صاحب دارالصدر غربی
03327074079
مکرم محمد افضل صاحب دارالفضل غربی طاہر
03087576150

(صدر مجلس نابینا ربوہ)

دارالصناعۃ میں داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں درج ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔

ایوننگ سیشن

1۔ کمپیوٹر ہارڈ ویئر اینڈ نیٹ ورکنگ
2۔ پلمبنگ

تمام کورسز کا دورانیہ 4 ماہ ہے۔

☆ داخلہ فارم کے حصول ودیگر معلومات کیلئے دفتر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ 35/1 دارالفضل غربی ربوہ نزد چونگی نمبر 3 فون نمبرز 047-6211065 اور 0336-7064603 سے رابطہ کریں۔

☆ نئی کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے۔ داخلہ کے خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

☆ بیرون ربوہ طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے۔

☆ والدین اپنے بچوں کو باہنر بنانے اور بہتر مستقبل کیلئے ادارہ میں داخل کروائیں۔

☆ بیرون ملک جانے والے افراد ہنرمند بن کر جائیں تاکہ بہتر روزگار حاصل کرسکیں۔

(ڈائریکٹر دارالصناعۃ ربوہ)

عرب دنیا

مسجد نبویؐ کی عظیم لائبریری

مدینہ منورہ میں ویسے تو کئی بڑی لائبریریاں ہیں مگر مسجد نبویؐ سے متصل لائبریری کی اپنی ہی شان ہے۔ روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں قائم اس لائبریری میں ملکی وغیر ملکی زائرین حاضر ہوتے ہیں۔

مسجد نبوی سے متصل لائبریری (مکتبۃ المسجد النبوی الشریف) کے لائبریرین بدر بن رزیق العوفی کا کہنا ہے کہ اس لائبریری کا سارا انتظام و انصرام حرمین شریفین کے نگران ادارے کے پاس ہے۔ یہ لائبریری سعودی عرب کی پرانی لائبریریوں میں شامل ہوتی ہے جس میں 580ھ کے دور کی کتب اور قرآن پاک کے قدیم نسخے موجود ہیں۔

اس لائبریری کا باقاعدہ قیام شاہ عبدالعزیز آل سعود کے دور میں 1352ھ (1933ء) میں ہوا اور اس کا افتتاح اس وقت کے ڈائریکٹر اوقاف عبید مدنی نے کیا تھا۔ احمد بن یاسین الخیاری لائبریری کے پہلے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ پہلے یہ لائبریری مسجد نبوی کی بالائی منزل کے باب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے شمال مغرب کی سمت رکھی گئی تھی۔

جب لائبریری میں کتب کی تعداد بڑھ گئی تو مسجد کی شمال مغربی سمت میں لائبریری کے لیے ایک نیا ہال مختص کیا گیا۔ 1428ھ (2007ء) کو یہ لائبریری مسجد نبوی کی دوسری توسیع کے بعد باب العقیق کے سامنے منتقل کردی گئی۔ لائبریری تک براہ راست رسائی کے لیے برقی زینوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لائبریری 744 مربع میٹر پر پھیلی ہے۔ تعطیلات کے ایام کے علاوہ لائبریری صبح آٹھ سے رات دس بجے تک مسلسل 14 گھنٹے کھلی رہتی ہے۔ زائرین کو موسم کے اعتبار سے گرم اور سرد ماحول کی سہولیات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔

لائبریری میں کتب کے لیے 466 الماریاں ہیں جن میں 1 لاکھ 60 ہزار کتب موجود ہیں۔ تین مختلف رنگوں کی وردیوں میں 38 ملازمین کام کرتے ہیں۔ قریباً 21 زبانوں کی کتب موجود ہیں۔ ان میں اردو، انگریزی، فرانسیسی، فارسی اور جرمن زبانیں خاص طور پر شامل ہیں۔

(مکرم اویس احمد نصیر صاحب)

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

ایم ٹی اے کے پروگرام

3 دسمبر 2016ء

12:35 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:20 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ 2 دسمبر 2016ء
2:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	دینی وفقہی مسائل
9:15 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:05 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ بنگلہ دیش سے اختتامی خطاب 6 فروری 2016ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سٹوری ٹائم
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 2 دسمبر 2016ء
5:15 pm	ہمارا آقا
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:05 pm	Shotter Shondhane
8:05 pm	ہمارا آقا
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live
10:30 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حضور انور سے طلباء جامعہ احمدیہ UK کی ملاقات

تاریخ عالم — یکم دسمبر

☆ **1888ء**: سبز اشتہار کی اشاعت ہوئی۔ یہ ریاض ہند پریس امرتسر سے شائع ہوا۔اس میں حضرت مسیح موعود نے بیعت لینے کا اعلان فرمایا۔

☆ **1902ء**: حضرت اقدس مسیح موعود بیت مبارک کی چھت پر نماز مغرب سے قبل رمضان المبارک کا چاند دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے اور چاند دیکھ کر بیت کے اندر تشریف لے آئے۔

☆ **1973ء**: بحرالکاہل کے ملک پاپوا نیوگنی نے آسٹریلیا سے خودمختاری حاصل کی۔

☆ آج ایڈز کے مرض کے متعلق معلومات پھیلانے کا عالمی دن ہے۔1988ء سے اقوام متحدہ کے تمام رکن ممالک میں یہ دن منایا جارہا ہے۔ عالمی سطح پر مرض کی شدت اور بڑھتے ہوئے خطرات کے پیش نظر دیگر کئی عالمی تنظیمیں اور ادارے اس دن میں زیادہ سے زیادہ آگہی پھیلانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔

☆ آج جنوبی امریکہ کے ملک پانامہ میں اساتذہ کا دن ہے۔ یہ دن ملک میں تعلیم کے فروغ کیلئے غیر معمولی کام کرنے والے ایک فرد کے یوم ولادت سے منسلک ہے۔ موصوف کو قوم کا بابائے تعلیم کہا جاتا تھا جنہوں نے جہالت اور افلاس کے باہمی ربط کی نشاندہی کر کے بروقت اقدامات کئے۔

☆ آج شمالی یورپ کے ملک آئس لینڈ میں خودمختاری کا دن ہے۔اس دن ملک میں قومی پرچم بطور خاص لہرایا جاتا ہے۔

☆ آج افریقہ کے ملک ''سینٹرل افریقن ری پبلک'' میں یوم جمہوریہ ہے۔اس نے 1958ء میں فرنچ یونین سے آزادی حاصل کی تھی۔

☆ آج میانمار (برما) میں قومی دن ہے۔

☆ آج افریقہ کے ملک چاڈ میں آزادی اور جمہوریت کا دن ہے۔ یہ دن 1990ء میں ملک میں ہونے والی تبدیلی کی یاد میں منایا جاتا ہے۔

☆ **1761ء**: مشہور زمانہ ''مادام تساؤ میوزیم'' کی بانی خاتون کی آج کے دن فرانس میں ولادت ہوئی۔ شاہی خاندان اور مشاہیر عالم کے مومی مجسمے بنانے والی اس ماہر خاتون کے آغاز کردہ میوزیم آج دنیا کے متعدد ممالک میں درجنوں کی تعداد میں ہیں۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

پتہ درکار ہے

مکرم منصور احمد صاحب ولد مکرم ناصر احمد صاحب وصیت نمبر 96693 نے مورخہ 23 جولائی 2010ء کو دارالنصر شرقی محمود ربوہ سے وصیت کی تھی۔ موصی کا دفتر وصیت سے رابطہ نہیں ہو رہا۔ اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز یا رشتہ دار کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہٰذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تصحیح

30 نومبر 2016ء صفحہ 3 کالم نمبر 1 میں لکھا گیا ہے کہ دنیا کے کل 196 ممالک ہیں یہ درست نہیں۔ آزاد اور غلام ممالک اور جزائر وغیرہ ملا کر 250 کے قریب ممالک ہیں۔ احباب درستی کرلیں۔

روزنامہ الفضل مورخہ 22 نومبر 2016ء کو صفحہ 7 پر تقریب آمین کے پہلے اعلان کے آخر پر دعائیہ فقرہ میں بچی کی بجائے غلطی سے نومولودہ کا لفظ شائع ہوگیا۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم یکم دسمبر

طلوع فجر	5:24
طلوع آفتاب	6:48
زوال آفتاب	11:57
غروب آفتاب	5:07
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	11 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

یکم دسمبر 2016ء

6:30 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ قادیان سے خطاب
7:30 am	دینی وفقہی مسائل
9:50 am	لقاء مع العرب
12:20 pm	حضور انور کا پیس کانفرنس سے خطاب
1:35 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
7:00 pm	خطبہ جمعہ 25 نومبر 2016ء

سٹار جیولرز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580

شادی بیاہ و دیگر تقریبات پر کھانے پکوانے کا بہترین مرکز
مجید پکوان سنٹر یادگار روڈ ربوہ
پروپرائٹر: فرید احمد 0302-7682815: 0332-7682815:

سمیع سٹیل انڈسٹریز
مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
اعلیٰ قسم کے لوہے کی چوکھاٹ کا مرکز
ڈیلرز: G.P-C.R.C-H.R.C شیٹ اینڈ کوائل

Blue Lines Travel & Tours
اندرون ملک وبیرون ملک کی ایئر ٹکٹس، ٹکٹس ریزرویشن، ہوٹل بکنگ ٹریول انشورنس اور پروٹیکٹر وغیرہ رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
11/20 ریلوے روڈ (بالمقابل احمد مارکیٹ) ربوہ
PH;047-6211295
Mob:03324749941, 03417949309
Email:bluelines2015@hotmail.com

FR-10

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
11 دسمبر سے نئی کلاس کا آغاز ہوگا۔ داخلہ جاری
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر 0314-3213399
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

سردیوں کی تمام ورائٹی پر سیل لگ گئی ہے۔
کاٹن، کھدر، لیلن اور لان کی تمام ورائٹی پر
سیل سیل سیل
وردہ فیبرکس چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

لوٹ سیل میلہ
مورخہ 2 دسمبر بروز جمعۃ المبارک
لیڈیز، جینٹس اور بچوں کی سردیوں کی تمام ورائٹی پر لوٹ سیل میلہ
مس کولیکشن شوز
اقصیٰ روڈ ربوہ

حامد ڈینٹل لیب (ڈینٹل ہائیجنسٹ) حامد احمد
تمام جراثیم سے پاک آلات کے ساتھ نئے اور جدید طریقہ طرز کے ساتھ علاج کروائیں۔ کارکنان کیلئے خصوصی رعایت
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصاراللہ ربوہ
رابطہ: 0345-9026660,0336-9335854

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز لیڈیز کولا پوری چپل اور مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

CAMERA HOUSE
We Deals in
Printers, Fax Machines, Lcd, Cctv, Cameras, Networking & Security Products,
Sale & Services
Plz Contact: Basil Ahmad Sahi:03213192600
First Floor Mubasher Shal & Hosiery
Chowk Ghanta Gher Faisalabad

طاہر آٹو ورکشاپ اینڈ رینٹ اے کار
ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ
ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئین اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں نیز نیو ماڈل کار اور ہائی ایس مناسب کرایہ پر دستیاب ہے
فون: 0334-6360782,0334-6365114